

3434-کیا حاملہ کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے کہ افطار؟

سوال

کیا حاملہ عورت کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے یا نہ رکھنا؟

پسندیدہ جواب

حاملہ عورت بھی دوسروں کی طرح روزے رکھنے کی مکفیت ہے، لیکن اگر اسے اپنی جان کا خطرہ ہو یا پھر وہ بچے کی جان کا خطرہ محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ ترک کرنا مباح ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مدد رج ذیل آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

﴿اُر حواس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ہے﴾۔ بوڑھی عمر کے مرد اور بوڑھی عورت کے لیے رخصت تھی کہ روزے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی روزہ افطار کر سکتے ہیں اور ہر دن کے بدے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانیں۔

اور وودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو جب اپنی اولاد کی جان کا خدشہ ہو تو وہ دونوں روزہ چھوڑیں اور اس کے بدے میں کھانا کھلانیں۔ سنن ابو داود حدیث نمبر (2317) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغیل (4/25-26) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ یہ علم ہونا چاہیے کہ حاملہ عورت کے لیے روزہ چھوڑنا بعض اوقات جائز اور بھی واجب اور بھی حرام ہوتا ہے :

جب حاملہ عورت کو روزہ رکھنے میں مشقت ہو اور اسے ضرر نہ دے تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے۔

جب روزہ رکھنے کی وجہ سے اس پر یا بچے پر ضرر اور نقصان مرتب ہوتا ہو تو روزہ چھوڑنا واجب ہے۔

اور جب حاملہ عورت کو روزہ رکھنے میں کوئی مشقت نہ ہوتی ہو تو اس کا روزہ ترک کرنا حرام ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

حاملہ عورت کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

وہ عورت قوی اور طاقتور نشیط ہو روزہ رکھنے کی وجہ سے اسے کوئی مشقت نہ ہو اس کے بچے پر بھی کوئی ضرر نہ ہو تو اس عورت پر روزہ رکھنا واجب ہے، کیونکہ روزہ چھوڑنے کے لیے اس کے پاس کوئی عذر نہیں۔

دوسری حالت :

عورت تقلیل کی وجہ سے روزے کی محمل نہ ہو یا پھر کمزوری کی وجہ سے روزہ رکھ سکے، تو اس حالت میں وہ روزہ نہیں رکھے گی اور خاص کر جب اس کے بچے کو ضرر ہو تو اس وقت اس کے لیے روزہ ترک کرنا واجب ہے۔

دیکھیں فتاویٰ ائمۃ ابن عثیمین (487/1)۔

شیع ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

(حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا حکم مریض کا حکم ہے، اس لیے جب ان پر روزہ رکھنے میں مشقت ہو تو روزہ پھوٹنا مشروع ہے، اور مریض کی طرح بعد میں ان روزوں کی قضاۓ کریں گی، اور بعض ابل علم کا کہنا ہے کہ ہر دن کے بدے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہی کافی ہو گا، لیکن یہ قول ضعیف اور مرجوح ہے۔

صحیح یہی ہے کہ ان پر مسافر اور مریض کی طرح قضاۓ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿الْهَذَا تِمَ مِنْ سَبَبِ جُوْبِيِّ مَرِيْضِ اُوْرِسَافِ، هُوَ دُوْسَرَهُ دُونُوْمِنْ گُنْتِيِّ پُورِيِّ كَرِيْسَهُ﴾۔ البقرۃ (184)

اور اس پر مندرجہ ذیل حدیث بھی دلالت کرتی ہے :

انس بن مالک الکعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یقیناً اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نماز کا کچھ حصہ ختم کر دیا ہے، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی سے روزے) رواہ الحنفی۔ انتہی۔

دیکھیں تحقیق الانوار باب جوہہ محدث تتعلق بارکان الاسلام صفحہ (171)۔

واللہ اعلم۔